آئیے قرآن سیکھیں

حافظ محمد سعید رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر 34 آیت نمبر ۶۵، ۶۶، ۶۷ (سورۃ البقرہ)

تجوید

''لا'' کے الف کا بیان

سوال: وہ کونسے مقامات ہیں جن پر ''لا'' کا اَلِف نہیں پڑھا جائے گا؟

جواب: قرآن پاک میں پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں ''لا'' کا الف نہیں پڑھا جاتا۔

۱۔ لَا إِلَى اللهِ تُحْشَرُوْنَ (پارہ ۴)

۲۔ لَا أَوْضَعُوا (پارہ ۱۰)

۳۔ أَوْلَا أَذْبَحَنَّهٗ (پارہ ۱۹)

۴۔ لَا إِلَى الْجَحِيْمُ (پارہ ۲۳)

۵۔ لَا أَنْتُم اَشَدُّ (پارہ ۲۸)

ترجمہ

وَلَقَدْعَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ

متن	وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا	مِنْ	كُمْ	فِى	السَّبْتِ

لفظی ترجمہ	اور	یقیناً	تم جانتے ہو	ان کو جنہوں نے	تجاوز کیا	میں سے	تم	میں	ہفتہ کے دن
عرفان القرآن	اور (اے یہود) تم یقیناً ان لوگوں سے خوب واقف ہو جنہوں نے تم سے ہفتہ کے دن سرکشی کی تھی								

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ O فَجَعَلْنٰهَا

متن	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِئِيْنَ	فَ	جَعَلْنَا	هَا
لفظی ترجمہ	پس ہم نے کہا	ان کیلئے	ہو جاؤ	بندر	ذلیل وخوار	پس	ہم نے بنایا	اس کو
عرفان القرآن	تو ہم نے ان سے فرمایا کہ تم دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔ پس ہم نے نے بنا دیا اس (واقعہ) کو							

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ

متن	نَكَالًا	لِمَا	بَيْنَ يَدَيْهَا	وَ	مَا	خَلْفَهَا	وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ
لفظی ترجمہ	عبرت	جو	انکے سامنے ہیں	اور	جو	انکے پیچھے آنیوالے	اور	نصیحت	پرہیزگاروں
عرفان القرآن	اس زمانے اور اس کے بعد والے لوگوں کیلئے (باعث) عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنا دیا۔								

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ

متن	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُ	كُمْ
لفظی ترجمہ	اور	جب	کہا	موسیٰ نے	اپنی قوم سے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	تمہیں
عرفان القرآن	(وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے								

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط

متن	أَنْ	تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْا	أَ	تَتَّخِذُ	نَا	هُزُوًا
لفظی ترجمہ	کہ	ذبح کرو	ایک گائے	بولے	کیا	تو بناتا ہے	ہمارا	مذاق
عرفان القرآن	کہ ایک گائے ذبح کرو، (تو) وہ بولے کیا آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں؟							

قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ O

متن	قَالَ	أَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	أَنْ	أَكُوْنَ	مِنَ	الْجَاهِلِيْنَ
لفظی ترجمہ	کہا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	اس سے کہ	میں ہو جاؤں	سے	جاہلوں میں
عرفان القرآن	موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں						

تفسیر

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ ......الخ

یہاں سے ایک ایسے واقعہ کی طرف اشارہ کیاجا رہا ہے جو بنی اسرائیل کامشہور واقعہ تھا۔انہیں حکم تھا کہ وہ ہفتے کے دن کو اپنی مذہبی عبادات کے لیے مخصوص رکھیں اور کاروبار، مچھلی کا شکار اورکھانا پکانا تک منع تھااور یہ حکم اتنا سخت تھا کہ اس کی عدولی پر موت کی سزا مقرر تھی، لہٰذا بنی اسرائیل نے راستہ یہ نکالا کہ ہفتہ کے دن جب مچھلیاں کثرت سے سطح سمندر پر تیرنے کے لیے آتیں تو انھوں نے سمندر کے قریب چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے حوض بنا رکھے تھے لہٰذا جب وہ مچھلیاں ان حوضوں میں آتیں تو یہ ان کا منہ بند کر دیتے اوراتوار کے روز آ کر انہیں پکڑ لیتے۔

حکم الٰہی میں حیلہ سازی پر سزا

بنی اسرائیل کی اس حکم عدولی اور حیلہ سازی پر انہیں یہ سزا ملی کہ سب کے سب نے بندروں کی شکل اختیار کر لی۔ حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ وہ معنوی طور پر بندر ہو گئے جیسے ایک بے دماغ کو گدھے کیساتھ تشبیہ دی جاتی مگر جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ وہ جسمانی طور پر بندر بن گئے تھے۔سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ سب کے سب بندر اوران کے بوڑھے سُوَر بن گئے تھے۔

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا ......الخ

اس واقعہ کو عبرت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے کہ خدائی احکام میں حیلہ سازی سے خدائی عذاب بھی آ سکتا ہے۔ یہ واقعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے سینکڑوں سال کے بعد سیدنا داود علیہ السلام کے دور کا ہے اور یہ لوگ وادی ایلیا کے رہنے والے تھے۔

گائے کا ذبیحہ

بنی اسرائیل کے ایک بوڑھے دولت مند کے قتل پر جو فتنہ کھڑا ہوا تھا اس کی سرکوبی کے لیے گائے کے ذبح کرنے کا حکم اس لیے تھا کہ وہ گائے کی تقدیس وعظمت کو پوری طرح دل سے نہ بھلا پائے تھے۔ لہٰذا گائے کو ذبح کروا کر پوری طرح ان کے دلوں سے اس کی معبودیت باطلہ کے احساس کو رد کرنا تھا کہ اگر واقعی اس میں کوئی معبود والی صفت ہوتی تو ضرور بضرور وہاں کوئی آسمانی آفت آ جاتی ۔

والدین کی خدمت کا انعام

وہ گائے جسے ذبح کرنے کا حکم دیا گیاتھا ایسی خصوصیت کی گائے صرف ایک لڑکے کے ہاں ملی جس

نے منہ مانگی قیمت (گائے کے وزن برابر سونا لے کر) فروخت کی۔کہا جاتا ہے کہ یہ نوجوان والدین کی بہت خدمت کیا کرتا تھااور یہ حقیقتاً اسی کا بدلہ تھا۔(تفسیر جلالین ،ابن کثیر،منہاج القرآن)

قواعد

اسم تفضیل

اسم تفضیل سے مراد وہ اسم مشتق ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ کسی میں کوئی وصف دوسرے سے زیادہ پایا جاتا ہے۔مثلاً

أَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا	اَعْلَمُ	زیادہ جاننے والا
أَرْحَمُ	زیادہ رحم کرنے والا	اَحْمَدُ	زیادہ حمد کرنے والا

پہلی مثال سے پتہ چلتاہے کہ کسی میں مارنے کی صفت کسی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ موجود ہے مارنے والا وہ بھی ہےمگر اس میں یہ صفت زیادہ پائی جاتی ہے۔اسی طرح باقی مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ رحم کرنے والا، زیادہ جاننے والا اور زیادہ حمد کرنے والا ہے ،یعنی دوسروں میں بھی یہ صفت موجود ہےمگر اس میں زیادہ ہے۔

بنانے کا طریقہ

''ف'' کلمہ سے پہلے ہمزہ لگائیں' عین کلمہ کو فتح اور لام کلمہ کو ضمہ دیں ۔

اسم تفضیل کی تصریف

اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	ضُرْبیٰ	زیادہ مارنے والی ایک عورت
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	ضُرْبَیَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	ضُرْبَیَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں
اَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	ضُرَبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں

دعا

شرح صدر کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِی اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِنْ لِّسَانِی یَفْقَھُوْا قَوْلِی.

''اے رب میرا سینہ کشادہ فرما' میرا کام آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔''